ہفتہ وار رسالہ: 243
WEEKLY BOOKLET: 243

امیرِ اہلِ سنّت سے نمازِ وتر کے بارے میں سوال جواب

صفحات 14

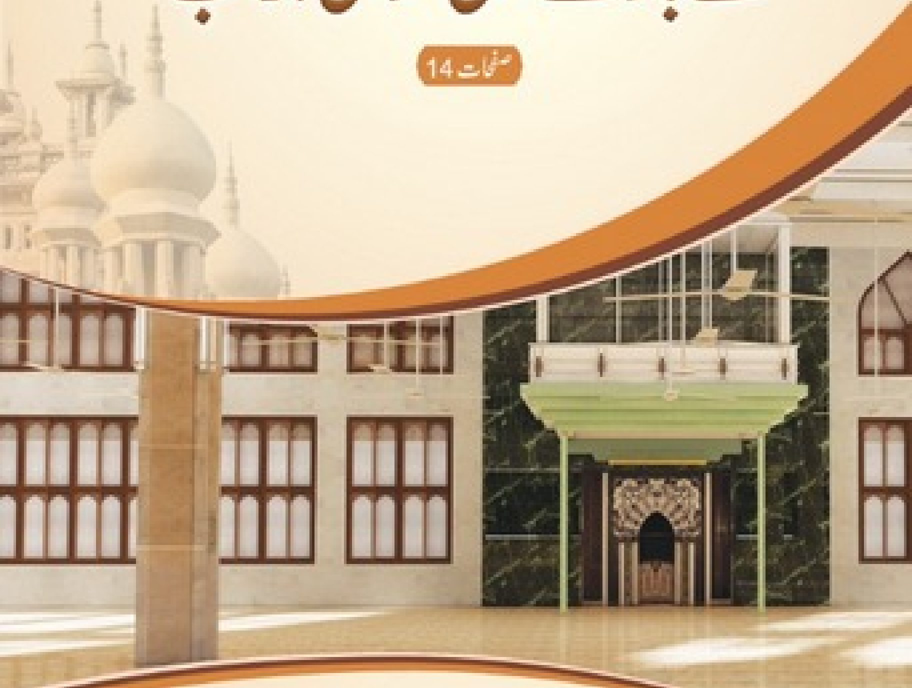

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت سے نمازِ وِتْر کے بارے میں سوال جواب

دُعائے جانشینِ امیرِاھلِ سنّت: یاربَّ المصطفےٰ جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے نمازِ وتر کے بارے میں سوال جواب“ پڑھ یا سن لے اُسے باجماعت نماز کی پابندی نصیب فرما۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُعائے قُنُوت کے بعد دُرُود شریف پڑھنا بہتر

حضرتِ مُعاذ بن حارث رضی اللہُ عنہ (دعائے) ”قُنوت“ میں اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھتے تھے۔(فضل الصلاۃ علی النبی للقاضی الجھضمی، ص87، رقم:107)

”بہارِ شریعت“ جلد اوّل صَفْحَہ 655 پر حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں) دُعائے قُنُوت کے بعد دُرُود شریف پڑھنا بہتر ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُوال: نمازوں میں ہم وقت کی نیّت کرتے ہیں، مثلاً فجر میں فجر کے وقت کی، ظہر میں ظہر کے وقت کی تو نمازِ وتر ادا کرتے وقت کس وقت کی نیت کریں؟

جواب: تین رکعت وِتر واجب کی ہی نیت کریں گے، وقتِ عشا بولنا شرط نہیں ہے کیونکہ یقینی بات ہے کہ نمازِ وتر عشا میں ہی ہوتی ہے نیز دل میں نیت ہونا کافی ہے، زبان سے کہنا بھی ضروری نہیں، البتہ زبان سے کہہ لینا مُسْتَحَب ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:156)

www.dawateislami.net

سُوال: کیاوتر کی تیسری رَکعت کی تکبیر سے پہلے ہاتھ نیچے لٹکانا ضَروری ہے؟

جواب: وتر کی تیسری رَکعت کی تکبیر کو تکبیرِ قنوت کہتے ہیں اور یہ واجِب ہے(بہارِ شریعت، 1/518، حصہ:3) اور اس کے لیے خُصُوصی طور پر ہاتھ لٹکانے کی ضَرورت نہیں ہے بلکہ جیسے ہی سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ لیں تو اب ہاتھ اُٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ لیں اور پھر ہاتھ باندھ لیں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/469)

سُوال: اگر وتر میں تکبیرِ قُنوت (یعنی دعائے قنوت کے لئے کہی جانے والی تکبیر) کہنا بھول گئے تو کیا سجدۂ سہو لازم ہو گا؟

جواب: تکبیرِ قُنوت واجب ہے، اگر واجب بُھولے سے رہ گیا تو سجدۂ سہو لازم ہے۔(در مختار مع رد المحتار، 2/200)اگر جان بُوجھ کر تکبیر نہیں کہی یا مسئلہ معلوم نہیں تھا تو نماز لوٹانا واجب ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:156)

سُوال: کیاوِتر میں دُعائے قنوت کی جگہ کچھ اور پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اگر دُعائے قنوت نہیں آتی تو اس کی جگہ ”رَبِّ اغْفِرْلِیْ“یا ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ“ کہہ لیجئے اور اگر یہ کہنا بھی نہیں آتا تو ”یَارَبِّ“ تین مرتبہ کہہ لیجئے۔

(فتاویٰ رضویہ، 8/158)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/477)

سُوال: اگر کوئی نَمازِ وتر میں دُعائے قُنوت پڑھنا بھول جائے تو کیااُس کی نَماز ہو جائے گی؟

جواب: دُعائے قُنوت پڑھنا واجِب تھا، اگر بُھول گیا تو سجدۂ سَہو کر لے، نَماز دُرُست ہو جائے گی۔(در مختار، 2/538-540 ملخصا)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/378)

سُوال: وِتْر کی تیسری رَکعت میں تکبیرِ قُنوت کے وقت ہاتھ اُٹھانے کی کیا وجہ ہے؟

www.dawateislami.net

جواب:(کیونکہ)شریعت میں اس کا حکم ہے۔ نماز شروع کرتے وقت تکبیرِ تَحریمہ میں بھی تو ہاتھ اُٹھاتے ہیں، نمازِ وِتْر کا جو طریقہ شریعت نے بیان کیا ہے اُس کی تیسری رَکعت میں تکبیرِ قُنوت ہے اور یہ کہنا واجب ہے(فتاویٰ ہندیہ، 1/72۔ بہارِ شریعت، 1/518، حصہ:3)لیکن ہاتھ اُٹھانا سنّت ہے۔(درمختار مع ردالمحتار، 2/200۔ بہارِ شریعت، 1/521، حصہ:3)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5/209)

سُوال: ہم وتر کی تیسری رَکعت میں دُعائے قنوت پڑھنے سے پہلے سورۂ اِخلاص پڑھتے ہیں، یہ اِرشاد فرمایئے کہ کیا سورۂ اِخلاص کے علاوہ کوئی اور سورت بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:وتر کی تیسری رَکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اِخلاص پڑھنی ہی ضَروری نہیں۔ دوسری کوئی بھی سورت پڑھ سکتے ہیں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/442)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

سُوال:اگر امام وتر کی نماز پڑھاتے ہوئے تکبیرِ قنوت کہے اور مقتدی رُکوع میں چلے جائیں تو کیا رُکوع سے واپس آکر دُعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں کیونکہ اِنفرادی طور پر وتر پڑھنے میں ایسا ہو تو رُکوع سے واپس آکر قنوت پڑھنے کی اِجازت نہیں ہوتی؟(ریکارڈ شُدہ سُوال)

جواب:امام کی پیروی واجب ہے، ”جو چیزیں فرض وواجب ہیں مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انہیں ادا کرے۔“(بہارِ شریعت، 1/519، حصہ:3)لہٰذا مقتدی رُکوع میں چلا گیا ہو تو واپس آجائے اور امام کے ساتھ دُعائے قنوت پڑھے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/436)

سُوال: کوئی شخص وتر کی دوسری رکعت میں شامل ہوا اور تیسری رکعت میں امام کے ساتھ دُعائے قنوت پڑھ لی تو کیا وہ اپنی تیسری رکعت میں دوبارہ دُعائے قنوت پڑھے گا؟

جواب: دوسری رکعت میں دُعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری رکعت میں دوبارہ پڑھنے کی

حاجت نہیں، تیسری رکعت میں سورۃُ الفاتحہ اور کوئی سورت ملا کر نماز مکمل کرلے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:156)

سُوال: امام کے پیچھے اگر وتر کے پہلے قعدے میں بھول کر اَلتَّحِیّات کے بعد دُرُود شریف پڑھ لیا تو کیا وتر دوبارہ پڑھنے ہوں گے؟

جواب: مقتدی وتر کی نماز میں امام کے پیچھے جان بوجھ کر پہلے قعدے میں التحیات کے بعد دُرُود شریف نہ پڑھے۔ البتہ بے خیالی میں پڑھ لیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(غنیۃ المتملی، ص421)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/497)

سُوال: نمازِ تراویح سے پہلے نمازِ وتر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: پڑھ تو سکتے ہیں مگر بہتر یہی ہے کہ پہلے تراویح پڑھیں۔

(درمختار مع ردالمحتار، 2/597)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/230)

سُوال: کچھ لوگ عشا کے چار فرض، دو سُنّت، دو نفل اور تین وِتر پڑھتے ہیں اور باقی چھوڑ دیتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: عشا کی نَماز میں چار فرض، اُس کے بعد کی دو سُنّتِ مؤکّدہ اور تین وِتر پڑھنا ضروری ہیں۔ (ہمارا اسلام، ص26) اِس کے علاوہ فرض سے پہلے کی چار رکعت سُنّتِ غیر مؤکّدہ، دو سُنّت کے بعد دو نَفْل اور وِتر کے بعد دو نفل بھی پڑھنے چاہئیں، ثواب ملے گا۔ البتّہ اگر کوئی نہیں پڑھتا تو وہ گُناہ گار نہیں ہو گا۔ (درمختار مع ردالمحتار، 2/545)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 3/382)

سُوال: قضائے عُمری کن نمازوں کی ہوتی ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: قضائے عُمری صرف فرض اور وتر کی ہوتی ہے ایک دِن کی 20 رَکعتیں بنتی ہیں: دو فرض نمازِ فجر کے، چار فرض نمازِ ظہر کے، چار فرض نمازِ عصر کے، تین فرض نمازِ مغرب

کے، چار فرض نمازِ عشا کے اور تین وتر۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 125)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/274) سُنَّت اور نفل کی قضا نہیں ہے۔(در مختار مع رد المحتار، 2/633 ماخوذا) البتّہ اگر فجر کی قضا اسی دِن نِصفُ النّہار شرعی سے پہلے کی تو سُنّتِ فجر ادا کرنا مستحب ہے ورنہ صرف فرض ہی ادا کرے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/274)

سُوال: کیا عشا کے فرض اور وتر کی قضا الگ الگ کی جاسکتی ہے؟

جواب: جیسے صبح عشا کے فرض پڑھے اور شام کو وتر پڑھ لیے اِس طرح اَدا ئیگی ہو تو جائے گی لیکن کوشش یہی ہونی چاہیے کہ قضا نماز جلد اَز جلد ادا کرلی جائے۔ ہاں! اگر کوئی صاحبِ تَرتیب ہے تو اس کو اگلی نماز پڑھنے سے پہلے پچھلی نماز پڑھنا ہوگی۔(بہارِ شریعت، 1/703، حصہ:4 ماخوذاً) جیسے اگر کسی کی نمازِ عشا قضا ہوگئی اور اس پر چھ نمازوں سے کم نمازیں قضا ہیں تو اُس پر فرض ہے کہ یہ فجر کی نماز پڑھنے سے پہلے قضا نمازیں ادا کرلے اگر یہ قضا پڑھنے سے پہلے فجر پڑھے گا تو فجر نہیں ہوگی۔ البتہ فجر کا وقت اتنا تنگ رہ گیا کہ اگر قضا پڑھنے کھڑا ہوگا وقت نکل جائے گا تو فجر ہی پڑھے کہ اس صورت میں فجر پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں اس کی فجر ادا ہو جائے گی۔(بہارِ شریعت، 1/703، حصہ:4 ماخوذاً) مگر وہ قضائیں اَب بھی ذِمّے پر باقی رہیں گی۔ اگر کسی کی چھ نمازوں سے زیادہ نمازیں قضا ہیں یعنی چَھٹی نماز کا وقت بھی نکل چکا ہے تو یہ اب صاحبِ تَرتیب نہ رہا اب اس کے لیے اِجازت ہے چاہے اُس وقت کی نماز پہلے پڑھ لے یا زندگی کی کوئی قضا نماز پہلے پڑھ لے۔(بہارِ شریعت، 1/705، حصہ: 4 ماخوذاً) جن پر کئی نمازیں قضا ہیں وہ Confused نہ ہوں کہ ہماری کوئی نماز ہوتی ہی نہیں ایسا نہیں ہے۔ اگر وہ صاحبِ تَرتیب نہیں ہیں تو اپنی وقتی نمازوں کے ساتھ ساتھ قضا بھی

پڑھتے رہیں کہ ان قضا نمازوں کو جلد از جلد ادا کرنا واجب ہے لہٰذا کھانے پینے اور روزگار کمانے کے عِلاوہ جو وقت بچے اُس میں تمام نمازیں پڑھ لیں۔[1]

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/437)

سُوال: کوئی شخص ناپاک ہو اور اسے یاد نہ رہے کہ وہ ناپاک ہے اور اسی حالت میں نمازیں پڑھ لے تو ان نمازوں کا کیا حکم ہو گا؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: ناپاکی یعنی بے غسل ہونے کی حالت میں پڑھی گئی نمازیں ہوئی ہی نہیں ان کو پھر سے پڑھنا ضَروری ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/282، حصہ: 2 ماخوذا) اگر وقت نکل چکا ہے تو فرضوں کی قضا کرے اور وتر میں ایسا ہوا ہے تو ان کی بھی قضا کرے۔[2] (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/274)

سُوال: مالِک (یعنی سیٹھ) کہتا ہے کہ صِرف نماز کے فرض پڑھ کر دوبارہ کام شروع کر دو۔ اگر میں اس کی بات نہیں مانتا اور پوری نماز پڑھ کر کام شروع کرتا ہوں تو کیا میری نماز ہو جائے گی؟

جواب: جب فرض ادا کر لیے تو نماز ہو جائے گی لیکن سُنَّتِ مُؤَکَّدہ بھی تَرک نہ کی جائیں کیونکہ انہیں ادا کرنے کی بھی تاکید ہے۔ وتر بھی چونکہ واجب ہیں لہٰذا وتر بھی پڑھے جائیں۔ البتہ اگر سیٹھ نفل پڑھنے سے منع کرتا ہے تو اب نفل نہ پڑھے جائیں۔

(بہارِ شریعت، 3/161، حصہ: 14 ماخوذا) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/36)

---

1 ...... قضا نمازوں کی آسان ادائیگی کے بارے میں معلومات کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ قضا نمازوں کا طریقہ پڑھئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کیجئے۔ ان شاء اللہ الکریم معلومات میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ قضا نمازوں کے اہم شرعی مسائل کا علم حاصل ہو گا۔

2 ... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (سُنَّتِ فجر) اگر مَع فرض قضا ہوئی ہوں تو ضحوۂ کبریٰ آنے تک ان کی قضا ہے اس کے بعد نہیں اور اگر فرض پڑھ لئے سنتیں رہ گئی ہیں تو بعدِ بلندیِ آفتاب ان کا پڑھ لینا مستحب ہے قبلِ طلوع رَوا (یعنی جائز) نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 8/145)

www.dawateislami.net

سُوال: اگر تَراویح پڑھنا بھول جائیں تو وِتر کے بعد تَراویح پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: وتر کے بعد تَراویح پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(بہارِ شریعت، 1/689، حصہ:4ماخوذاً)(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اپریل 2021)

سُوال: عَورَتوں کا تخت پر نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: عَورت ہو یا مرد، تخت پر نَماز پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے جب کہ سجدہ دُرُست طریقے سے کیا جائے۔[1] البتہ بعض عَورَتیں جب تخت پر نَماز پڑھتی ہیں تو بیٹھ کر پڑھتی ہیں، تو اگر فرض نَماز ہے یا فجر کی سُنّتیں یا وِتْر ہیں تو اُنہیں بغیر شرعی اِجازت کے بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ اِن نمازوں میں قیام فرض ہے۔(در مختار مع ردالمحتار، 2/163)ہاں! نفل بیٹھ کر پڑھے جاسکتے ہیں۔(تنویر الابصار، 2/584)لیکن اِس صورت میں آدھا ثواب مِلے گا(جبکہ بِلاعُذر بیٹھ کر پڑھے)(مسلم، ص289، حدیث:1715)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 3/563)

دعائے قُنوت میں بُری صحبت سے بچنے کا بیان

سُوال: بُری صحبت سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟(حسّان نسیم عطاری۔Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: کسی چیز کو پانے کے لئے کچھ نہ کچھ گنوانا پڑتا ہے۔ بُری صحبت میں چونکہ لذّت بہت ہوتی ہے، اِس لئے اُسے چھوڑنے میں تھوڑی تکلیف ہو گی، لیکن اُس کے نقصانات پر غور کرنا چاہیے کہ بُری صحبت ایسی خطرناک ہوتی ہے کہ اِیمان بھی بَرباد کرسکتی ہے۔ حضرتِ مولانا جلالُ الدّین رُومی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

تاتُوانی دُور شَو اَز یارِ بَد	مارِ بد تنہا ہمیں بر جاں زَنَد

1... کسی نرم چیز مثلاً گھاس، رُوئی، قالین وغیرہا پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اِتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔(بہار شریعت، 1/514، حصہ:3)

یارِ بد بدتر بُوَد از مارِ بد   یارِ بد بَر دِین و بَر ایماں زَنَد

(مثنوی مولانا روم)

”یعنی جہاں تک ہو سکے بُرے دوست سے دُور رہو کہ بُرا دوست سانپ سے بھی زِیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ سانپ تو صرف جان لیتا ہے جبکہ بُرا یار اِیمان لیتا ہے۔“ آج کل دوستوں کی بیٹھک میں غیبت، چغلیاں اور دیگر گُناہوں کے ساتھ ساتھ نَعُوْذُبِاللہ کُفریات بھی چل رہے ہوتے ہیں، یُوں بُری صحبتوں میں اِیمان ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ مکّے کے کافِر عُقبہ بن ابو مُعَیط کا واقعہ ہے کہ یہ ایمان لے آیا تھا، لیکن پھر اُس کے دوست نے اُسے طعنہ دیا اور Convince (یعنی آمادہ) کیا تو وہ مُرتَد ہو گیا، (تفسیر خازن، پ 19، الفرقان، تحت الآیۃ: 27، 3/371) قرآنِ کریم نے اُس کا وہ قول نقل کیا ہے جو وہ قیامت کے دِن افسوس کے ساتھ کہے گا: ”﴿ یٰوَیْلَتٰى لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ﴿۲۸﴾ ﴾(پ19، الفرقان:28)

ترجَمۂ کنزالایمان: وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا۔“ بُرا دوست اِیمان لے سکتا ہے اور اگر اِیمان نہیں لیتا تو بُرائیوں میں ضَرور ڈال دیتا ہے۔ اکیلا آدَمی عام طور پر گُناہ کم کرتا ہے، لیکن جب بُرا دوست ملتا ہے تو غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور گُناہوں کی Planning (یعنی منصوبہ بندی) شروع ہو جاتی ہے، اِس لئے اچھا دوست تنہائی سے بہتر ہے اور بُرے دوست سے تنہائی اچّھی ہے۔ دوست ایسا ہونا چاہیے جسے دیکھ کر خُدا یاد آجائے، اُس کی باتوں سے نیکیوں اور عمل میں اِضافہ ہو، اُس کی گفتگو سے اللہ پاک کا خوف، آخرت کا ڈر اور جنّت کا شوق پیدا ہو اور وہ جہنّم کے عذاب سے ڈرائے۔ اِس کے لئے دعوتِ اِسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہیے، کیونکہ یہ اچھی صحبت ہے۔ جب ہم وِتْر کی نَماز پڑھتے ہیں تو اُس میں یہ بھی پڑھتے ہیں: ”وَ نَخْلَعُ

www.dawateislami.net

وَنَتۡرُكُ مَنۡ يَّفۡجُرُكَ" یعنی یا اللہ! میں تیرے فاجر (یعنی نافرمان) بندے کو چھوڑتا ہوں۔ گویا بندہ اللہ پاک کی بارگاہ میں عہد اور وعدہ کر رہا ہے کہ "میں تیرے نافرمان بندے کو چھوڑتا ہوں" لیکن سلام پھیرتے ہی نافرمان بندے کی صحبت میں جا کر بیٹھ جاتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو بُری صحبت سے بچائے اور اچھی صحبت نصیب فرمائے۔ مکتبۃُ المدینہ کی کتابوں کا مطالعہ بھی اچّھی صحبت ہے، یُوں ہی مَدَنی چینل کی صحبت بھی مدینہ مدینہ ہے، کیونکہ اِس سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اور بندہ گُناہوں سے بچ جاتا ہے۔

سوشل میڈیا کی صُحبت خطرناک ہے۔ یہ بھی بعض اَوقات اِیمان کو غارَت کر دیتی ہو گی اور اِس کا پتا بھی نہیں چلتا ہو گا، کیونکہ سوشل میڈیا پر بھی ایک سے ایک کفریہ Dialogues (یعنی جملے) بولے جاتے ہوں گے اور طرح طرح کی واہیات باتیں بکتے ہوں گے۔ اِس لئے سوشل میڈیا کا User (یعنی اِستعمال کرنے والا) خطرے سے دوچار رہتا ہے۔ سوشل میڈیا پر ہر طرح کا کِلپ Viral (یعنی عام) ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ جو مقولہ ہے کہ "سُنو سب کی، کرو اپنی" قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور غلط ہے۔ شریعت نے سب کی مثلاً بدمذہب کی سُننے سے منع کیا ہے، حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے "تورات شریف" کے اَوراق پڑھنے سے منع کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ موسیٰ علیہ السّلام بھی اِس وقت ہوتے تو اُنہیں بھی میری پیروی کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/57، حدیث:194) تورات شریف، زبُور شریف اور اِنجیل شریف جن میں خُرد بُرد نہیں ہوئی وہ بے شک اللہ پاک کا کلام ہیں اور اُسی کی طرف سے نازِل کردہ ہیں، اُن کے ایک ایک حرف پر ہمارا اِیمان ہے۔ (تفسیر خازن، پ 3، البقرۃ، تحت الآیۃ: 285، 1/225) لیکن اب چونکہ اُن کے اَحکامات مَنۡسُوخ ہو چکے ہیں اور اُن میں تبدیلی بھی ہو چکی

ہے، اِس لئے اب اگر کوئی انہیں پڑھے گا تو Confuse ہو (یعنی اُلجھ) جائے گا، اِس لئے اُن کو پڑھنے کی اِجازت نہیں ہے۔ حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ بہت بڑے عالِم تھے، جب اُنہیں منع کر دیا گیا تو میں اور آپ کون ہیں؟ ہمارے پاس کتنا علم ہے؟ ہم سوچتے ہیں کہ "اُس کی کتاب پڑھ لیں، اُس کی تقریر سُن لیں، اُس کا کِلپ دیکھ لیں، اُس کے پیج (Page) کا جائزہ لے لیں کہ اس نے کیا کیا بولا ہے،" پھر ٹھک کر کے اُسے Viral بھی کر دیتے ہیں۔ اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔ ابھی تو کوئی کچھ نہیں بولتا، نہ ایسا لگتا ہے کہ کچھ ہوا ہے، لیکن جب مَرنے کا ٹائم آئے گا تب پتا چلے گا۔

شَرحُ الصُّدور میں ہے کہ "ایک شخص کی موت کا وقت آیا، اُسے کلمہ تلقین کیا جاتا مگر وہ پڑھ نہیں پا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ یہ آدَمی مجھے نظر آرہے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ تجھے کلمہ نہیں پڑھنے دیں گے، کیونکہ تو اُن لوگوں کی صحبت میں رہتا تھا جو حضرتِ ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ اور حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کو بُرا بھلا بولتے تھے۔" (شرح الصدور، ص 38) سوشل میڈیا کے یہ غَلَط معاملات اِیمان کی بربادی اور بُرے خاتمے کا سَبَب بن سکتے ہیں۔ اللہ پاک اور اُس کے محبوب ناراض ہوسکتے ہیں۔ اِس لئے مہربانی کر کے صرف دعوتِ اِسلامی اور عُلمائے اَہلِ سُنّت کے کلپ دیکھیں اور انہیں ہی Viral کریں، اِس کے ذریعے گُناہوں سے بھی حفاظت ہوگی اور اِیمان بھی تازہ ہو گا۔ اگر آپ میری بات سمجھنے کے بجائے مجھے بُرا بھلا کہیں گے تو پھر مزید آپ کی آخرت تباہ ہو گی، کیونکہ میں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ اگر آپ میری بات مان جائیں گے تو مجھے کون سی جائیداد یا رقم مِل جائے گی۔ میں تو اللہ پاک اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی

www.dawateislami.net

رِضا چاہتا ہوں۔ اگر یہ راضی ہو جائیں تو پھر کوئی اور راضی ہوتا ہے یا ناراض، مجھے کیا پرواہ!! بس رب اور اُس کے محبوب راضی ہو جائیں تو دونوں جہاں میں بیڑا پار ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 5/55)

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی نئی کتاب نماز کا طریقہ سے "امام احمد رضا خان" کے چودہ حُروف کی نسبت سے نمازِ وِتر کے 14 مَدَنی پھول

﴿1﴾ نمازِ وتر واجِب ہے۔ ﴿2﴾ اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازِم ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/111) ﴿3﴾ وِتر کی نماز عشا کے فرضوں کے بعد اور صبحِ صادِق سے پہلے پڑھ لینا ضروری ہے۔ عشاو وِتر کا وَقت ایک ہے، مگر باہم ان میں ترتیب فرض ہے کہ عشا سے پہلے وِتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں، البتہ بھول کر وِتر پہلے پڑھ لیے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/51۔ بہارِ شریعت، 1/451، حصہ:3) ﴿4﴾ جسے آخر شب میں جاگنے پر اعتماد ہو تو بہتر یہ ہے کہ پچھلی رات (یعنی رات کے آخری چھٹے حصّے) میں وتر پڑھے، ورنہ بعد عشا پڑھ لے۔ (بہارِ شریعت، 1/658، حصہ:4) ﴿5﴾ وِتر کی تین رَکعتیں ہیں۔ (در مختار، 2/532) ﴿6﴾ اِس میں قعدۂ اُولیٰ واجب ہے، صرف تَشَہُّد پڑھ کر کھڑے ہو جایئے۔ ﴿7﴾ تیسری رکعت میں قِراءَت کے بعد تکبیرِ قُنُوت (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہنا واجب ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/521، حصہ:3) ﴿8﴾ جس طرح تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں اِسی طرح پہلے ہاتھ کانوں تک اُٹھایئے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہئے ﴿9﴾ پھر ہاتھ باندھ کر دُعائے قنوت پڑھئے۔

دعائے قُنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ، وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ، وَنُثْنِیْ

www.dawateislami.net

عَلَیْكَ الْخَیْرَ، وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَ نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ، وَ اِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شُکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری اِطاعت کی طرف دوڑتے اور جلدی کرتے ہیں اور تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

﴿10﴾ دُعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے(بہارِ شریعت، 1/655، حصہ: 4)

﴿11﴾ جو دُعائے قنوت نہ پڑھ سکیں وہ یہ پڑھیں:

(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

(اے اللہ!) اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

یا تین بار یہ پڑھیں: ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ“ یعنی اے اللہ میری مغفرت فرمادے۔(غنیہ، ص418) ﴿12﴾ اگر دُعائے قنوت پڑھنا بھول گئے اور رُکوع میں چلے گئے تو واپس نہ لوٹیئے بلکہ ”سجدۂ سہو“ کرلیجئے۔(فتاویٰ ہندیہ، 1/111) ﴿13﴾ وِتر جماعت سے پڑھی جارہی ہو (جیسا

www.dawateislami.net

کہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں پڑھتے ہیں) اور مُقتدی قُنوت سے فارِغ نہ ہوا تھا کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی رُکوع میں چلا جائے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/111) ﴿14﴾ مَسْبُوق (جس کو پوری جماعت نہ ملی وہ) امام کے ساتھ قنوت پڑھے (تو) بعد کو نہ پڑھے اور اگر (کوئی شخص) امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قنوت نہ پڑھے۔

(فتاویٰ ہندیہ، 1/111)

وِتر کا سلام پھیرنے کے بعد کی ایک سنّت

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب وتر میں سلام پھیرتے، تین بار سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔ (نسائی، ص299، حدیث:1729)

(نماز کا طریقہ، ص77-79)

وتر کی جماعت

رَمَضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے خواہ اُسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشاو تراویح پڑھی یا دوسرے کے پیچھے (در مختار مع رد المحتار، 2/606)

جنّتی پھول (واقعہ)

حضرت ابو سُلَیمان دَارَانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابنِ ثَوبان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے ایک بھائی سے وعدہ کیا کہ رات کو کھانا اُن کے پاس کھائیں گے لیکن کسی سبب سے تشریف نہ لا سکے حتی کہ صبح ہو گئی۔ اگلے دن جب ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: ”آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ رات کو کھانا میرے پاس کھائیں گے پھر وعدہ خلافی کیوں کی؟ “آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”اگر میرا تم سے وعدہ نہ ہوتا تو میں

www.dawateislami.net

تمہیں کبھی بھی نہ بتاتا کہ مجھے تمہارے پاس آنے سے کس چیز نے روکا! جب میں نے عشا کی نماز پڑھی تو سوچا کہ تمہارے پاس آنے سے پہلے وتر پڑھ لوں کہیں ایسا نہ ہو کہ موت آجائے۔ چنانچہ، جب میں دعائے قنوت پڑھنے لگا تو میرے سامنے ایک سبز باغیچہ لایا گیا جس میں طرح طرح کے جنتی پھول تھے، میں اسے دیکھتا رہا حتی کہ صبح ہو گئی۔" (احیاء العلوم، 1/382)

نمازِ وتر کے فضائل

حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے مَحبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "جسے یہ خوف ہو کہ رات کے آخری پہر بیدار نہ ہو سکے گا، اسے چاہیے کہ وہ سونے سے قبل ہی وتر ادا کر لیا کرے اور جسے یہ خوف نہ ہو تو اسے چاہیے کہ رات کے آخری پہر وتر ادا کیا کرے کیونکہ رات کے آخری پہر کی نماز میں دن اور رات کے ملائکہ (یعنی فرشتے) حاضر ہوتے ہیں۔" (مسلم، حدیث:1766، ص396)

حضرتِ خارجہ بن حُذَافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: "بے شک اللہ پاک نے تمہاری مدد ایک ایسی نماز کے ذریعے سے فرمائی ہے جو تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور یہ نمازِ وتر ہے اور اسے تمہارے لئے عشا سے طلوعِ فجر کے درمیان رکھا ہے۔"

(ابوداوٗد، 2/88، حدیث:1418)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

جو ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے شبِ قدر کا قیام کرے گا اُس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(بخاری،1/660، حدیث:2014)

978-969-722-197-4

01082205

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net